ادبیات

ان دنوں

از خورشید الاسلام صاحب بی اے (علیگ)

کس قدر بے تاب روحِ آسماں ہے ان دنوں
گردشِ صد رنگ میں جامِ جہاں ہے ان دنوں

یوں تو کعبہ میں بہت شورِ اذاں ہے ان دنوں
کس قدر نایاب حسنِ بے اماں ہے ان دنوں

ساغرِ مے ٹپک پڑنے کو ہے خونِ جگر
برق کی مستی بہائے آشیاں ہے ان دنوں

سینے آئیں ابنِ مریم تیشۂ فرہاد اب
ہر قدم پر منزلِ کوہِ گراں ہے ان دنوں

آسماں پر ہے فرشتوں کا تصور شرمسار
خاک پر شام و شفق کا سائباں ہے ان دنوں

کارواں کے نقشِ پا، دامِ ہوا میں مٹ جائیں
رقصِ پیہم میں غبارِ کارواں ہے ان دنوں

زندگی تفسیر سے محروم ہو جائے گی کیا
حسنِ معنی بیگماں حسنِ گماں ہے ان دنوں

حسن محرومِ نظر ہے اور نظر محرومِ دل
پردۂ سیلاب میں آہنگِ جاں ہے ان دنوں

توڑ کر اتنے سبو، پھر فکر ہے تعمیر کی
خود سے آویزش میں کیا پیرِ مغاں ہے ان دنوں

جھلملا کر بجھ گئے یوں آسمانوں کے چراغ
کس کے ہاتھوں میں مشیت کی کماں ہے ان دنوں

قطعہ

از خورشید الاسلام صاحب بی اے (علیگ)

ہر قطرۂ نیساں کو صدف بھی نہیں لیتی
ہر سینہ پہ قرآن بھی نازل نہیں ہوتا

آتی ہے اسی موج سے دریا میں روانی
جس موج کی تقدیر میں ساحل نہیں ہوتا